ترجمۂ زیارت ناحیہ (معروف)

آیۃ اللہ العظمیٰ تاج العلماء الحاج سید علی محمد صاحب طاب ثراہ (المتوفی ۱۳۱۲ھ)

خانوادہ جلیلہ علم و اجتہاد لکھنؤ کی بے مثل و نظیر فرد جناب تاج العلماء، جناب سلطان العلماء خلف سر چشمۂ علم و ہدایت حضرت غفرآن مآب طاب ثراہ کے خلف اصغر اور علم و عمل میں یکتائے زمانہ تھے۔ اکثر علوم و فنون (عربی و عبرانی) میں آپ کو کامل دستگاہ تھی۔ یہی وہ بزرگوار ہیں جنھوں نے اس زمانے کے علماء میں سب سے پہلے قرآن مجید کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ فرمایا جو طبع ہوا (اور اب کمیاب ہے۔) آپ نے اپنی اکثر تصانیف کا نام بھی جو اردو میں تحریر فرمائی ہیں اردو میں ہی رکھا ہے۔ تقریر و تحریر، عام فہم الفاظ کا استعمال آپ کا خاص شیوہ تھا، امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کی مشہور و معروف دعاء صَباح کا وہ ترجمہ جو آپ نے تحریر فرمایا ہے انجمن مؤید العلوم مدرسۃ الواعظین کے زیر اہتمام شائع ہو کر بے حد پسند کیا گیا۔ سلف صالحین کے دینی و قلمی مجاہدات سے اخلاف کا روشناس کرانا چونکہ ایک بہت بڑی خدمت کہی جاسکتی ہے اس لئے اس سال کی نظامی جنتری میں زیارت ناحیہ مقدسہ کا وہ ترجمہ شائع کرنے کا فخر حاصل کر رہے ہیں جو جناب ممدوح ہی کے قلم کا بہترین شاہکار کہے جانے کے لائق ہے۔ ترجمہ بجائے خود چاہے وہ کسی زبان سے کیا جائے اس کی دشواری کے پیش نظر نیز موجودہ مذاق اور آج کل کی زبان کے تغیر کے باوجود بھی چونکہ یہ ترجمہ آپ اپنی نظیر تھا، ہدیۂ ناظرین کیا گیا۔ مجھے امید ہے کہ یہ ترجمہ بھی مثل ان کی دیگر تصانیف کے قوم و ملک میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

(عارف، مرتبۂ نظامی جنتری لکھنؤ، ۱۹۵۱ء)

نام سے اس خدا کے جو ترس کھانے والا مہربان ہے

ساری خدائی میں سے چنندہ خدا کے نیک بندے آدم کو تسلیم، خدا کے اچھے اور چہیتے بندے شیث کو تسلیم، خدا کی دلیل قائم کرنے والے آخون (ادریس) کو تسلیم، جس کی دعا قبول تھی اس نوح کو تسلیم، خدا کی حمایت سے جس کی مدد کی گئی اس ہود کو تسلیم، خدا نے جس کے سر پر بزرگی کا تاج پہنایا اس صالح کو تسلیم، خدا نے جسے اپنی یارانی کا رتبہ دیا اس ابراہیم کو آداب تسلیم، خدا نے جس کے بدلے بڑی سی قربانی اپنی جنت سے بھیجی اس اسمٰعیل کو تسلیم، خدا نے جس کی پاک نسل میں پیمبریؑ قرار دی اس اسحٰق کو تسلیم، خدا نے اپنی رحمت سے جس کی آنکھوں میں نور دیا اس یعقوب کو تسلیم، خدا نے جس بیچارے بچے کو گھپا گھپ کنویں سے چھٹکارا دیا اس یوسف کو تسلیم، خدا جس کے لئے نیل نامی اگم دریا پھاڑتا چلا گیا اس موسیٰ کو تسلیم، خدا نے جسے اپنی پیمبری سے خاص کر دیا اس ہارون کو تسلیم، خدا نے امت کے مقابلے میں جس کی پچ لی اس شعیب کو تسلیم، خدا نے جس کی خطا (یعنی ترک اولی) بخش دی اس داؤد کو تسلیم، جن کے لئے خدا کی دی ہوئی عزت کے بدولت جنات کی قوم تابع ہوئی اس سلیمان کو تسلیم، خدا نے دکھی بیماری سے جسے بھلا چنگا کر دیا اس ایوب کو تسلیم، خدا نے اپنے وعدہ کا مضمون جس سے پورا کر دیا اس یونس کو تسلیم، جو اپنی محنت جھیل گیا اس زکریا کو تسلیم، خدا نے شہادت سے جس کا رتبہ بڑھایا اس یحیٰ کو تسلیم، خدا نے جسے مرنے کے بعد جلا دیا اس عزیر کو تسلیم، خدا کی جان اور اس کی بات اور زبان عیسیٰ

کوتسلیم، خدا کے چنندہ اور چہیتے بندے محمد کوتسلیم، اور جوان کے بھائی چارے کے رتبے سے خاص تھا اس ابوطالبؑ کے بیٹے علی کو تسلیم، اوران کی دکھیاری بیٹی نور خدا فاطمہ زہرا کوتسلیم، اپنے باپ کے جانشین ابومحمد حضرت امام حسن کوتسلیم ، جو اپنے دل کے ڈھدہے خون کے بہانے میں من چلا پن کر گیا اس مظلوم حسین کو تسلیم، جس نے چھپی لکی اور کھلم کھلا ہر طرح سے خدا کی تابعداری کی اس مظلوم کوتسلیم، خدا نے جس کی مٹی میں شفادی اس معصوم کو تسلیم، جس کے روضہ کے گنبد تلے دعا قبول ہے اس مظلوم کوتسلیم، جس کی پاک نسل سے امام قرار پائے اس معصوم کوتسلیم، جس پر پیمبری ختم ہوئی اس کے دلبند فرزند کوتسلیم ، بڑی خدیجہ کے میوۂ دل کوتسلیم سدرۂ منتہیٰ کے فرزند کوتسلیم ، جنت الماویٰ کے فرزند کو تسلیم ، زمزم وصفا کے فرزند کوتسلیم ،لہو سے نہائے ہوئے مظلوم کو تسلیم ، اجڑے اور لٹے ہوئے ڈیرے والے معصوم کو تسلیم، ستھرے کملی والوں کے پانچویں معصوم کوتسلیم ، پردیسیوں کے پردیسی کوتسلیم ، شہیدوں کے شہید کوتسلیم ، گندی نسل والوں کے ہاتھ سے جو مارا گیا اس مظلوم کوتسلیم، کربلا کی اجڑی زمین کے بسانے والے کوتسلیم، جس پر آسمان کے فرشتے چھکوں پھکوں روئے اس معصوم کوتسلیم، صاف ستھری نسل والے مظلوم کوتسلیم ،خدا کے دین کے پیشوا کوتسلیم ، خدا کی دلیلوں کے اترنے کے مقاموں کوتسلیم ، سردار کو اماموں کے تسلیم ،لہولہان گریبانوں کو تسلیم، کمہلائے اور مرجھائے ہوئے ہونٹوں کوتسلیم، ناحق مٹی ہوئی جانوں کوتسلیم، لٹی مٹی پٹی جانوں کوتسلیم ، ننگے پنڈوں کوتسلیم ، تجے ہوئے بدنوں کوتسلیم ، بہتے ہوئے خونوں کوتسلیم ،ٹکڑے ٹکڑے عضووں کوتسلیم ، برچھی اور بھالوں پر اٹھے ہوئے سروں کوتسلیم ، کھلم کھلا نکل پڑنے والیوں کوتسلیم ، حجت خدا کوتسلیم ، آپ کواور آپ کے بزرگوں کوتسلیم ، آپ کو اور آپ کے شہید فرزندوں کو تسلیم، آپ کو اور آپ کے حمایتی بال بچوں کوتسلیم، آپ کو اور آپ کے ہمبستر فرشتوں کوتسلیم ، بیکسی اور بے بسی سے جو مارا گیا اس مظلوم کوتسلیم، جسے ظلم کا ہلاہل زہر پلایا گیا اس کے اس ماں جائے کو تسلیم، حضرت علی اکبرؑ کوتسلیم ، منے سے دودھ پیتے علی اصغرؑ کوتسلیم، جو برہنہ کر دیئے گئے ان بدنوں کوتسلیم ، قریب کے رشتے ناتے والوں کوتسلیم، پٹپر اور چٹیل میدانوں میں جو کاٹ کے ڈال دیئے گئے ان بدنوں کوتسلیم ، ہلے ملے دیسوں سے جو نکال دیئے گئے ان پردیسیوں کوتسلیم ، بے کفن جو توپ دیے گئے ان لوتھوں کو تسلیم، دھڑوں سے جو الگ کر دیئے گئے ان سروں کوتسلیم، خدا کی خوشی کے لئے ایذا سہنے والے کوتسلیم، بیکس و بے بس اور بے یارو مددگار مظلوم کوتسلیم، ستھری مٹی میں رہنے سہنے والے کوتسلیم، آسمان سے باتیں کرنے والے برج والے کوتسلیم ، خود خدا نے جسے گناہوں کے میل کچیل سے چندن کی طرح صاف ستھرا بنا دیا تھا اس معصوم کوتسلیم ، جس کی خدمت گاری پر جبرئیل کو ناز ہوا اس مظلوم کوتسلیم ، جسے میکائیل نے لوریاں دے دے کے پالنے میں سلایا اس ناز پروردہ کوتسلیم ، جس کی تابعداری کا عہد توڑ ڈالا گیا اس پیشوا کوتسلیم ، جس کی آبرو خاک میں ملادی گئی اس بیکس و راہنما کوتسلیم ، جس کا خون ناحق ہیکڑی سے بہایا گیا اس یکہ وتنہا کوتسلیم ،لہو سے گھاؤں کے جو نہلایا گیا اس حجت خدا کوتسلیم ، برچھی اور بھالوں کے سہتے سہتے گھونٹ جسے پلائے گئے اس پیاسے کوتسلیم ، جس کا خون حلال کرلیا گیا اس مظلوم کوتسلیم، خدائی بھر میں سے جو نحر کیا گیا اس معصوم کوتسلیم، گنوائیں گاوں والوں نے ترس کھا کے جس کے گاڑنے توپنے کا ذمہ لیا اس بیکس کوتسلیم، جس کے دل کی رگ کاٹ ڈالی گئی اس بے بس کوتسلیم ، بے حمایتی طرفدار کوتسلیم ، بے مددگار ، مددگار کوتسلیم ،لہولہان داڑھی کو تسلیم، مٹی بھرے گال کوتسلیم، کپڑے لتے چھنی ہوئی لاش کوتسلیم، چھڑی سے کھٹکھٹائے ہوئے دانت کوتسلیم، بھالے پر اٹھائے ہوئے سر کوتسلیم، خونخوار بھیڑیئے اور لاگو درندے جن کے پاس رمنا بناتے تھے سنسان جنگل کی ان لاشوں کوتسلیم، اے میرے سرپرست آپ کو اور ان فرشتوں کو جو منڈلایا اور ڈھبڈھبایا کرتے ہیں آپ کے گنبد پر اور جو حلقہ باندھے رہتے ہیں اور گھیرے رہتے ہیں آپ کی تربت کو اور گرد پھرا کرتے ہیں آپ

کی انگنائی کے اور اترے چلے آتے ہیں آپ کی زیارت کو ان سب کو تسلیم، میں نے آپ کی لو لگائی ہے اور آپ کے آس پاس پہنچ کے آپ کے لطف وعنایت کی آس پائی ہے پس آپ کو میری تسلیم، جو آپ کی عزت وآبرو کو پہچانتا ہو اور آپ سے نری کھری الفت رکھتا ہو اور آپ کی الفت سے خدا کا قرب چاہتا ہو اور آپ کے دشمنوں سے دل سے گھن رکھتا ہو اسی کی سی تسلیم کی میری آپ کو تسلیم، جس کے دل میں آپ کی مصیبت سے گھاؤ پڑ گئے ہوں اور دل کے زخم آلے ہوں اور آپ کے چرچے سے جس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے پرنالے بہہ گئے ہوں اور مصیبت زدہ کڑھنے والے اور بیتاب خاکسار کی طرح میری آپ کو تسلیم، جو کوئی کہ اگر رن میں آتا اور کربلا کی لڑائی کا کھیت دیکھ پاتا تو آپ کو تو تلوار کی دھار سے بچاتا اور آپ کے بدلے اپنی جان سے منچلا پن کرتا اور آپ کے قدموں کے تلے رہی سہی اپنی جان موت کے حوالے کر دیتا اور آپ کے آمنے سامنے کے جہاد اور شہادت کی نعمت ہاتھ سے نہ دیتا اور آپ سے ہیکڑی کرنے والے کی دوبدو آپ کی حمایت اور پچ لینے سے منہ پھیر نہ لیتا بلکہ اس کٹھن وقت میں اپنی جان اور بدن اور مال اور اولاد سب آپ پر سے وارتا اور اپنے بال بچوں کو آپ کے لڑکے بالوں پر سے تصدق اتارتا اسی کی سی میری آپ کو تسلیم، پھر اگر گردش زمانہ نے مجھے پیچھے ہٹایا اور برے نصیب اور سہیٹی تقدیر سے میں نے آپ کی پچ لینے کا موقع نہ پایا اور میں آپ کے لڑنے والوں سے نہ لڑ سکا اور آپ کے بیریوں سے بیر کر کے نہ بگڑ سکا تو اب صبح وشام میں آپ ہی پر رونے پیٹنے اور بین کرنے میں بسر کروں گا اور آپ کی سوگواری میں کسی طرح چین نہ لوں گا اور آنسوؤں کے بدلے خون سے روؤں گا ان مصیبتوں پر جو آپ نے اٹھائی ہیں اور ان زحمتوں پر جو آپ نے پائی ہیں یہاں تک کہ رنج ہی رنج ہیں، دل کی بھڑک سے چین نہ پاؤں اور دل کو مسوس کے رہ نہ جاؤں اور جس طرح غم سے دم گھٹا ہوا ہے اسی میں پھڑک کے مرنہ جاؤں، گواہی دیتا ہوں میں اس کی کہ آپ نے نماز برپا کی اور زکوٰۃ دی اور بھلائی کا حکم دیا اور برائی اور ظلم سے منع کیا اور خدا کی تابعداری کبھی ہاتھ سے نہ دی اور کبھی اس کی نافرمانی نہ کی اور اس کی الفت کی رسی آپ نے ایسی مضبوط تھامی کہ اسے خوش کر دیا اور اس کا خوف وڈر اور حجاب وشرم کو حد درجہ پر کیا، پاک طریقے جاری فرمائے اور فساد کے امر خوب خوب مٹائے اور سچ کی راہوں کی طرف بلایا اور پائداری کے راستوں کو خوب صاف اور روشن فرمایا اور جہاد کی داد دی اور حد بھر کی بہادری کی، خدا کی اطاعت فرمائی اور پیمبرؐ کی پیروی سے بھی ہمت نہ ہٹائی اور اپنے والد ماجد کی بات سنی اور اپنے مانجائے کی وصیت پر عمل کرنے میں بھی بہت پھرتی کی، دین کا کھمبا خوب اٹھایا اور سرکشی کی نیو کو خوب ڈھایا، ہیکڑوں کا سر کچل دیا اور امت کی نصیحت سے کام لیا ،موت کے اگم دریاؤں میں پیر گئے، اجل کے توڑ کے دھارے کو تیر گئے، بدکاروں سے کلہ بہ کلہ لڑے اور خدا کی دلیلیں قائم کرتے رہے اسلام پر رحم فرماتے تھے، مسلمانوں پر ترس کھاتے تھے، سدا حق کی پچ کی اور ہر بلا کی مصیبت جان پر جھیل لی، دین کو بچایا اور اس کے بیریوں کو اس کی سرحدوں سے ہٹایا، ہدایت کی پچ لی، سراسر اس کی مدد کی، برابر اسی کی پاسداری فرماتے رہے، ہمیشہ انصاف پھیلاتے رہے، دین کی مدد کرتے رہے، ایمان کی پشت پناہی کا دم بھرتے رہے، بیہودہ لوگوں کو جھڑکتے رہے، زور آور کو کمزور کا حق لینے سے ٹوکتے رہے، کمزور کا حق زور آور سے برابر دلواتے رہے حکم میں زبردست اور کمزور کو برابر بتاتے رہے، انصاف میں شیر اور بکری کو ایک گھاٹ پر پانی پلواتے رہے، یتیموں کے لئے آپ بجائے موسم بہار بے اشتباہ تھے، اسلام کی عزت اور خلق خدا کی پشت و پناہ تھے، خدا کے حکموں کے کھان کان تھے، پابند فیض رسانی واحسان تھے، لطف کا عہد کیا تھا، فیاضی کا گویا بیڑا اٹھا لیا تھا، اپنے باپ اور نانا کی راہوں پر چلے اور وصیت میں اپنے مانجائے سے مشابہ رہے، ہر ایک کا حق ادا فرماتے تھے، اپنی ذمہ داری کے امروں پر خوب وفا فرماتے تھے، آپ کی خصلتیں بہت چیدہ تھیں اور خوبیاں

نہایت پسندیدہ تھیں، آپ کی بزرگی ظاہر و آشکار تھی اور شب زندہ داری عیاں اور نمودار تھی، رات رات بھر جاگتے رہا کرتے تھے، گھپا گھپ راتوں میں نمازیں پڑھا کرتے تھے، طریقے آپ کے بہت مضبوط تھے اور چال چلن نہایت مربوط تھے، سابقہ آپ کے بہت عظیم تھے اور احسانات قدیم تھے حسب ونسب آپ کا بہت دل پسند تھا، مرتبہ آپ کا بہت بلند تھا، صفتیں بے شمار تھیں، تعریفیں ہزار در ہزار تھیں، غلاموں اور رعیت پر جو لگان لگاتے تھے تو صریح طرح دے جاتے تھے، الغرض نہایت عدالت گستر تھے، نہایت رعیت پرور تھے، نیکیاں دستور تھیں، بخششیں بھرپور تھیں، آپ بڑے نیک اور گمبھیر تھے، خدا سے لو لگانے میں بے نظیر تھے، سخی واقف کار دانشمند تھے، ناحق کوشوں پر سختی اور شدت کرنے کے پابند تھے، حکمرانی میں یکتا اور وحید تھے، پیشوا اور شہید تھے، خدا کے ڈر سے آہیں بھرا کرتے تھے، سدا اسی کی طرف رجوع کیا کرتے تھے، ہر دل عزیز تھے، آپ پر شیدا سب اہل تمیز تھے، آپ کا رعب ودبدبہ کمال تھا، ہر کس وناکس دہشت سے بے حال تھا، جو کوئی آپ سے آنکھ ملاتا تھا تو اس کا پتا پانی ہوجاتا تھا، رسولؐ خدا کے فرزند تھے اور ان کے دلبند تھے، بڑے مستند تھے، قرآن مجید کی سند تھے، دین کی آبرو تھے اور اس امت کی قوت بازو تھے، خدا کی عبادت میں آپ کو بڑی کوشش تھی اور اس کی اطاعت میں نہایت جوشش تھی، جو عہد وپیمان فرماتے تھے اس کی نگہبانی سے کبھی ہاتھ نہ اٹھاتے تھے، بدکاروں کی بری راہوں سے بڑا انحراف تھا، ایسا نیکیوں کا ڈھب صاف صاف تھا، نماز میں بڑی کد فرماتے تھے اور رکوع اور سجدے میں بڑی دیر لگاتے تھے، پابہ رکاب شخص کی طرح آپ کو بھی دنیا سے نفرت تھی اور ہر دم اس پر نظر عبرت وحیرت و وحشت تھی، ارمان وآرزوئیں آپ کی اس کی طرف سے روک دی گئیں تھیں اور چونپ کی ہمتیں اس کے سنگار کی طرف سے پھیر کے ٹوک دی گئیں تھیں، اور کنکھیوں کی نظریں اس کے حسن کی طرف سے پھیر لی گئیں تھیں بلکہ الفت میں اس کی سوت یعنی آخرت کی بڑی کد تھی اور یہ آپ کی اس پر لوگوں کے زباں زد تھی، یہاں تک کہ ہیکڑی نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور زبردستی نے اپنے چہرے پر سے مقنع (نقاب) اور گھونگھٹ اٹھایا اور سرکشی نے اپنے پچھلگوؤں کو بلایا، جب کہ آپ روضۂ اقدس میں اپنے نانا کے بسے ہوئے تھے اور ہیکڑوں سے الگ تھلگ ہٹے ہوئے تھے، گھر یا محراب عبادت میں سکونت پذیر تھے اور سب لذتوں اور خواہشوں سے گوشہ گیر تھے، برائی کو برا جانتے تھے، ساتھ اپنے دل اور زبان کے بقدر اپنے بوتے سکت اور امکان کے، پھر اس برائی سے گھن کھانے کی جانچ نے بے بس کر دیا آپ کو، اور لازم کر دیا آپ پر کہ جہاد کر بیٹھیں، آپ بدکاروں سے، اور لڑ پڑیں گناہگاروں سے۔ تو اس چونپ میں نکل کھڑے ہوئے آپ اپنے گھر سے غنچے میں اپنے گھر والوں کے، اور ٹکڑی میں اپنے لڑکے بالوں کے، اور ٹولی میں اپنے شیعوں اور غلاموں کے۔ اور گوارا کر لیا اپنی جان پر دردسر حق کے بیان کرنے کا اور راہ روشن کے عیاں کرنے کا، اور خدا کی راہ کو خوب دکھایا اور دانائی اور اچھی نصیحت سے لوگوں کو ادھر بلایا، دین مبین کی حدوں کی پابندی کا حکم دیا اور خدا کی عبادت کا لوگوں کو پابند کیا، گھنونی برائیوں سے انہیں روکا اور ہیکڑی سے انہیں ٹوکا، لیکن انہوں نے حق کی طرف سے منہ پھیر لیا اور دھینگا دھینگی اور ہیکڑی سے آپ کا سامنا کیا، تو پہلے تو اپنی عذر خواہی سے انہیں بہت سمجھایا بجھایا اور حجت کو ان پر تمام فرمایا، پھر ان کا رعب نہ مانا اور خدا کے لئے لڑائی کو ان سے ٹھانا، پھر انہوں نے آپ کی بیعت اور آپ کے عہد کو توڑ دیا اور آپ کے خدا اور آپ کے نانا رسولؐ خدا کو ناراض کیا، اور پہل کر کے لڑائی بھڑائی کو آپ سے شروع کیا، پھر آپ نے بھی برچھیوں کے ہچکولوں اور تلواروں کے وار جھیل جانے پر قدم گاڑ دیا، اور کھر منڈل ڈال دیا آپ نے جتاؤ میں بدکاروں کے اور جماؤ میں گناہگاروں کے اور غبار میں گرداباد کے دھنس پڑے، اور مار مار کے ان دل کے دل تر بھر کر دیے، ذوالفقار شرر بار سے وار کیا کہ اپنے والد بزرگوار حضرت امیرؑ کے حملے کو یاد

دلا دیا، ایسے چومکھے شپاشپ وار لگاتے تھے کہ حضرت امیرؑ کی شان وشوکت دکھاتے تھے، پھر جب انہوں نے آپ کو ثابت قدم پایا اور خوف وہراس کا کہیں نشان بھی ان کی نظر میں نہ آیا تو مکروفریب کا جال بچھایا، اور مکروفریب سے آپ کو شہید کیا اور پھٹکارزدہ نے اپنے لاؤلشکر کو یہ حکم کیا کہ انہوں نے دریا کے گھاٹ پر جانے سے آپ کو روک دیا اور آپ کا پانی بند کیا اور بڑی گہری لڑائی آپ سے ٹھان دی، اور لڑائی کے سواریوں کی ادلا بدلی میں لپ جھپ کی اور تیروں میں اور بوڑیوں میں آپ کو پرولیا اور مٹی دینے کے ہاتھوں کو اور ہتھیلیوں کو آپ کی طرف بڑھا دیا، نہ آپ کے حق اور عہد وپیمان کا پاس آیا، نہ آپ کے چہیتوں کو کاٹ کے دکھ دینے میں اور آپ کے خیمہ وخرگاہ کے لوٹ لینے میں کسی طرح کے گناہ کا وسواس آیا، اور آپ برابر غباروں کے دلوں میں دھنسے جاتے تھے اور ایذاؤں کو سہے جاتے تھے کہ آپ کے اس سہار سے سب حیرت لاتے تھے اور آسمان تک کے فرشتے آپ کا صبر دیکھ دیکھ کے وہم ہوئے جاتے تھے، یہاں تک کہ ظالموں نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا اور زخموں سے چور کر دیا، ابر کی طرح چھا گئے اور آپ کے اور آپ کی آرام گاہ کے بیچوں بیچ میں آگئے، اور آپ کا کوئی حمایتی نہ بچا اور ہر حال میں صبر وخوشنودیِ خدا سے آپ نے کام لیا کہ اپنے لڑکوں بالوں کو بچاتے تھے اور یہ آفت آسمانی اور بلائے ناگہانی ان کے آس پاس سے ہٹاتے تھے، یہاں تک کہ انھوں نے بالکل مجبور کیا اور خاص خاصہ پر سے الٹ دیا، پھر تو گھائل ہوکے زین پر سے گر پڑے اور نڈھال ہوکے زمین پر آرہے کہ سموں اور ٹاپوں سے گھوڑے آپ کو روندتے تھے اور آپ پر چڑھے چلے آتے تھے۔ وہ ہیکڑ کہ بڑے بڑے کھانڈے جن کے ہاتھوں میں کوندتے تھے، آپ کے ماتھے پر موت کا پسینا آیا تھا اور آپ کے داہنے بائیں ہاتھ نے پھیلاؤ اور کچھاوٹ کا عجب نقشہ دکھایا تھا اگرچہ گھر بار لڑکے بالوں کی فکر کا کیا محل تھا کہ اپنے ہی لالے پڑے تھے جان پر آبنی تھی، مگر فرط غیرت سے پھر بھی کنکھیوں

سے نگاہ خیموں ہی کی طرف لگی ہوئی تھی، اور جب اس طرح سے آپ نے زین خالی کیا تو آپ کے خاصہ نے بگٹٹ ہنہناتا اور بلبلاتا آپ کے ڈیروں کا راستہ لیا، پھر جو وہ اس طرح سے مارا کوٹا ہوا بگٹٹ چھوٹا ہوا بچاری عورتوں کو نظر آیا اور اس کا خالی زین لپٹا لپٹایا الٹا الٹایا ہوا پایا تو تلملا اور بلبلا کے بے تاب ہوگئیں اور رخساروں پر بال بکھرائے ہوئے سراپردہ سے باہر نکل پڑیں کہ منہ پر طمانچے لگاتی تھیں، برملا بے پردگی ہوئی تھی، عزت کے بعد ذلت ملی تھی، آپ کو ڈھونڈھے نہ پاتی تھیں، آپ کے گرنے کی جگہ پر بے تحاشہ دوڑی چلی آتی تھیں اور شمر آپ کے سینے پر چڑھا بیٹھا تھا، اور آپ کے گلے میں اس نے اپنا کھانڈا کاری پیرا دیا تھا، آپ کی داڑھی کو مٹھی سے پکڑ لیا تھا اور اپنی سردہی کو آپ کے گلے پر تیز کیا تھا، حواس آپ کے کند ہوئے تھے اور سانس کی شمار بند ہوئی تھی، سرتن سے جدا کیا تھا، اسے بڑے لمچھوئے برچھے پر اٹھا دیا تھا، غلاموں کی طرح آپ کے بال بچے اسیر کئے گئے تھے، لوہے میں جکڑ لئے گئے اور اونٹوں کی تنگ محملوں پر انہیں چڑھایا تھا کہ دوپہر کے گرم لو کے لوکے نے ان کا منہ جھلسایا تھا اور میدانوں میدان اور جنگلوں جنگل انہیں پھرایا تھا، ان کے ہاتھوں کو ان کی گردنوں میں لٹکایا تھا اور اسی حال زار سے بازار بازار انہیں ہنڈایا تھا پس زوف ہے ان ہیکڑ بدکاروں پر کہ جنہوں نے آپ کو قتل کرکے اسلام کا خون کیا، اور نماز روزہ کو تج دیا، پیمبرؐ کے طریقوں کو توڑا اور خدا کے حکموں سے منہ موڑا، ایمان کی نیوؤں کو ڈھایا، قرآن کی آیتوں میں ہیر پھیر کا رنگ جمایا، نافرمانی میں ہمک پڑے، ہیکڑی میں بکر کود کرنے لگے، آپ کی شہادت کی وجہ سے خدا کا پیک بیکس اکیلا رہ گیا۔ اور خدا کا کلام چھوڑ دیا گیا اور حق سے عذر کیا گیا جب آپ کو مغلوب کر دیا گیا، ظالموں نے کیا آپ کو اپنے ہاتھ سے کھودیا کہ حرام وحلال اور خدا کی بزرگی ویکتائی کے چرچے کو اور آیتوں کے عیاں مضمون کو اور رازوں کو بالکل برباد کیا۔ آپ کی زندگی کے دنکیا تیر ہوئے کہ آپ کے بعد بڑی الٹ پلٹ اور بہت ہیر

پھیر ہوئے ، کفر و بدمذہبی اور بیکاری احکام خدا کا زور ہوا ، اور خواہشوں اور گمراہیوں اور آزمائشوں اور بے ہودہ باتوں کا بڑا زور و شور ہوا، پھر سنانی سنانے والے نے آپ کی آپ کے نانا پیک کی گور کے پاس کھڑے ہوکے آپ کی سنانی سنائی اور اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی برسائی، یہ کہہ کے کہ او پیک! تیرا نواسہ اور تیرا گبھرو مارا گیا، ناحق اس کا سر تن سے اتارا گیا، تیرے بال بچوں کا اور تیرے کنبہ کا کچھ وقار نہ جانا گیا، نہ اس کا کچھ رتبہ مانا گیا اور تیرے پودہ تیرے پیچھے ستائے گئے بندی بنائے گئے، تیرے گھر پر اور تجھ والوں پر قیامت ڈھائی گئی، پھر تو وہ تلملا گیا اور اس کا دل رو رو کے بلبلا گیا اور فرشتوں کے دل کے دل اور پیمبروں کے جٹ کجٹ آنے لگے اور انہیں سمجھانے لگے اور آپ کی والدہ کو جدا آپ کا پرسہ دیا اور آپ کے والد ماجد کی خدمت میں اور آپ کی تقریب تعزیت میں الگ ہجوم کیا کہ اگر ایک پرا جاتا تھا تو فوراً دوسرا چلا آتا تھا، اور بہشت میں آپ کی صف ماتم کو بچھا دیا اور وہاں کی حوروں نے آپ کے غم میں اپنا منہ پیٹ لیا، بڑے بڑے صدمے اٹھائے اس غم میں خوب دو ہتڑ لگائے، آسمان اور اس کے رہنے سہنے والوں کو اور بہشتوں کو اور اس کے خزانچیوں کو اور پہاڑوں کو اور ان کے دوڑوں کو اور دریاؤں کو اور ان کی مچھلیوں اور مکے کو اور اس کی نیووں کو اور بہشتوں کو اور اس کے گبھروؤں کو اور خدا کے گھر اور ابراہیمؑ کے مقام کو اور مشعر حرام کو اور حطیم و زمزم کو اور منبر معظم کو اس صدنے خوب چھکوں پھکوں رلایا اور ابھرتے ہوئے تاروں کو اور چمکتی ہوئی بجلیوں کو اور کڑکتی ہوئی گرجوں کو اور سنکتی ہوئی ہواؤں کو اور اونچے آسمانوں کو بے انتہا کڑھایا۔ پس خدا ہی کی لعنت اور پھٹکار ہو اس پر کہ جس نے آپ کا خون بہایا اور لوٹ کے آپ کو بالکل تنگیایا ، لاشوں کو برہنہ کر دیا اور سب کپڑے لتے اور ہتھیاروں کو چھین لیا اور بیعت کر کے ہاتھ میں ہاتھ دیا، پھر برے وقت پر نہ ساتھ دیا اور آپ کی قدر نہ جانی اور آپ سے ناحق لڑائی ٹھانی، اور آپ کو آپ کے وطن سے ہنکایا ، بیٹھے بٹھائے زبردستی ستایا، اور لشکروں کا آپ کے برخلاف پرا جمایا اور سرکشوں کو آپ کے ستانے پر ابھار کے اکسایا، اور خدا ہی کی طرف بری ہوتا ہوں اور بیزاری کرتا ہوں حکم دینے والے اور اطاعت کرنے والے دونوں سے اور مایوس کرنے والے اور ظلم جو تنے والے دونوں سے توالٰہی طفیل سے اس بزرگ مقام کے۔ برکت کی درود بھیج تو پیمبرؐ پر، اور ان کی آل اطہرؑ، اور خالص اعتقاد پر اور الفت پر اور اہل بیت کا مضبوط دامن تھام لینے پر مجھے ثابت قدم فرما، اور ان کی محبت کی بدولت مجھ تک اپنا فیض پہنچا اور مجھے اس سے نفع یاب فرما، اور مجھے انہیں کے زمرہ میں محشور کر اور ان کی سعی وسفارش و شفاعت سے مجھے بہشت میں داخل کر کے میرا دل مسرور کر کہ تو ہی آرزوؤں کا سن لینے والا ہے اور ایسی مرادوں کا بندوبست کر دینے والا ہے کہ فیض تیرا بے انتہا ہے اور تیرا ترس سب کے ترسوں سے بڑھا ہوا ہے، الٰہی! اے وہ خدا کہ جو سب شمار کرنے والوں سے بڑھا ہے اور سب بزرگوں سے بڑا ہے اور سب حکم دینے والوں سے برتر ہے، تیری بارگاہ عزت اور درگاہ رفعت میں میں وسیلہ گردانتا ہوں ان محمدؐ کو کہ جن پر پیمبروںؑ کا سلسلہ تمام ہوا، اور ساری خدائی کی طرف جنکی رسالت کا منصب عام ہوا، اور ان کے ان چچیرے بھائی کو کہ جو سب جانشینوں سے نرالے تھے، چندے والے تھے جن کا پیٹ بڑا تھا علم وحکمت سے جو لبا لب بھرا تھا، مکان شرع کے مکیں تھے، پیمبر کے بلا فصل جانشیں تھے، علیؑ بادشاہ مومنین تھے ، اور ان فاطمہؑ کو کہ جو ساری خدائی کی عورتوں سے بہتر ہیں ، بہشت کی عورتوں کی بھی سردار و افسر ہیں ، اور ان حسنؑ کو کہ جو صاف ستھرے بے اشتباہ تھے پرہیزگاروں کی جائے پناہ تھے، اور ان اصغرؑ کے باپ حسینؑ کو کہ جو شہیدوں کے سردار تھے اور ان سب سے بہتر بے انکار تھے، اور ان سب کی اولاد کو کہ جو تیری راہ میں ناحق کاٹ کے رکھ دیئے گئے اور ان سب رشتے ناتے والوں کو کہ جن پر قیامت کے ظلم کئے گئے، اور ان حسینؑ کے بیٹے علیؑ کو جو بڑے زاہد مزاج تھے، سب عابدوں کے سرتاج تھے،

اور ان محمدؑ باقر کو جنہیں خدا نے اگلوں کا قبلہ بنایا تھا، اور ان جعفر صادق کو کہ جنہیں سب سے زیادہ سچا قرار فرمایا تھا، اور ان موسیٰ کاظمؑ کو کہ جن کا دل دلیلوں کا خزینہ آشکار تھا، اور اس علیؑ رضا کو کہ جو دین مبینؐ کا حامی و مددگار تھا، اور اس محمد تقی کو کہ جو ہدایت یافتہ لوگوں کا پیشوا تھا، اور ان علی نقی کو کہ جن کا زہد سب سے بڑھ گیا تھا ، اور ان حسن عسکری کو کہ سب جانشینوں کی جانشینی جنہوں نے فرمائی تھی اور سب کی میراث جن کے حصے میں آئی تھی، اور ان مہدی آخرالزماں کو کہ جو ساری خدائی پر حجت خدا ہیں اور خدا کی طرف سے ان سب کے رہنما ہیں، کہ رحمت بھیج تو محمدؐ پر اور اس پودہ پر کہ جو بالکل سچے تھے، نک سکھ سے اچھے تھے، سردار مومنین تھے، آل طٰہٰ ویٰسین تھے، اور یہ کہ گردان تو مجھے قیامت میں ان لوگوں میں کہ جو امان پائیں گے اور جن کے دل ٹھہر جائیں گے، پتک اور دھڑک کا جن میں نام نہ ہوگا اور اس دن کی آپ دھاپ سے جنہیں کچھ کام نہ ہوگا، جو کامیاب وفیضیاب و خوش باش ہوں گے، الٰہی میرا چہرہ مسلمانوں کے دفتر میں لکھ لے اور نیکوں میں مجھے داخل کردے، اور پچھلوں میں مجھے سچی زبان دے، ٹھیک ٹھیک مجھے بیان دے، باغیوں کے مقابلے میں میری بچ لے ، رشک والوں کے چلتر سے مجھے بچا دے، مکاروں کے مکروں سے مجھے بچا، اور ان کے ظلم کے ہاتھوں کو میری طرف سے ہٹا، مبارک سرداروں کے غنچے میں بٹھا، بہشت میں ان کی خدمت میں پہنچا جن کا تو نے بڑا احترام کیا ہے اور جن پر اپنی نعمت کو تمام کیا ہے، پیمبروں اور سچوں میں سے شہیدوں اور اچھوں میں سے اپنی رحمت وکرم سے اے ارحم الراحمین۔ الٰہی! میں قسم دیتا ہوں تجھے تیرے بے گناہ نبیؐ کی، اور تیرے حکم قطعی کی اور راز دار تیری مناہی کی، اور اس قبر پاک کی کہ جو محدود ومعین ومعلوم ہے اور جس کے کول میں لٹایا ہوا امام معصوم ہے کہ جو شہید ومظلوم ہے کہ تو میرے رنج وغم کو مٹا دے اور قطعی قضا وقدر کا شر میرے پاس سے ہٹا دے، اور اس آگ سے کہ جس سے لوکے لوکے اٹھتے ہوں گے مجھے بچا دے۔ الٰہی! اپنی نعمت سے میرا رتبہ بڑھا اور اپنے بٹوارے سے مجھے نہال نہال فرما اور اپنی بزرگی اور سخاوت کی پوشش (چادر) مجھ پر اڑھا، اور اپنے لئے دیئے کو مجھ سے کوسوں دور ہٹا۔ الٰہی! ڈگمگاہٹ سے مجھے بچا، اور میری بول چال اور کام کاج کا سدھ بنا، اور میری عمر کی گنجائش بڑھا، اور ہر دکھی بیماری سے مجھے بچا، اور برکت سے میرے سرداروں کے اور اپنے فضل وکرم سے سب سے بڑھی ہوئی آرزو برلا۔ الٰہی! رحمت نازل کر محمدؐ وآل محمدؐ پر اور میری توبہ قبول فرما اور میرے ان آنسوؤں کی جھڑی پر ترس کھا اور ہاتھ تھام کے مجھے لڑکھڑاہٹ سے بچا، بے چینی کو مجھ سے دور کر اور میرا قصور عفو کر کے مجھے مسرور کر، میری اولاد کو نیک بنا، ان کے چال چلن درست فرما، الٰہی اس بزرگ مقام میں اور شہادت گاہ با احترام میں نہ چھوڑ میرا کوئی گناہ مگر یہ کہ تو اسے عفو کرے، اور نہ کوئی عیب مگر یہ ہو کہ تو اسے ڈھانپ دے اور نہ کوئی رنج دے مگر یہ کہ تو اسے ہٹا دے، اور نہ کوئی روزی مگر یہ کہ تو وہ مجھ تک پہنچا دے، اور نہ کوئی رتبہ مگر یہ کہ اسے بڑھا دے، اور نہ کوئی جھگڑا مگر یہ کہ تو اسے سلجھا دے ، اور نہ کوئی آرزو مگر یہ کہ تو اسے انجام تک پہنچا دے، اور نہ کوئی دعا مگر یہ کہ تو اسے مستجاب فرما دے، اور نہ کوئی تنگی مگر یہ کہ تو اس میں گنجائش بڑھا دے، اور نہ کوئی ساتھ مگر یہ کہ تو اسے جتا دے ، اور نہ کوئی کام مگر یہ کہ تو اسے انتہا کو پہنچا دے، اور نہ کوئی نام مگر یہ کہ تو اسے بڑھا دے، اور نہ کوئی خو مگر یہ کہ تو اسے اچھا بنا دے، اور نہ کوئی خرچ مگر یہ کہ اسے بچا دے، اور نہ کوئی حال مگر یہ کہ تو اسے آباد بنا دے، اور نہ کوئی بیری مگر یہ اسے دنیا کے پردے پر سے اٹھا دے، اور نہ کوئی دشمن مگر یہ کہ اسے ہلاکت میں پھنسا دے ، اور نہ کوئی برائی مگر یہ کہ اپنی ذمہ داری سے اسے سرکا دے ، اور نہ کوئی دور مگر یہ کہ اسے بھڑا دے اور نہ کوئی بیمار مگر یہ کہ اسے شفا دے، اور نہ کوئی گرد میں اٹا ہوا پریشان مگر یہ کہ اسے مطمئن بنا دے، اور نہ کوئی درخواست مگر یہ کہ وہ عطا فرما دے۔ الٰہی! میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلا دنیا کا اور ثواب عقبیٰ کا۔ الٰہی! مجھے اپنی حلال روزی کی وجہ سے حرام سے

بچادے، اور اپنے فضل وکرم کے طفیل سے مجھے لوگوں کے احسانوں سے محفوظ فرمادے۔ الٰہی! مجھے مفید علم عطا فرمادے اور دل کو لرزنے والا اور سہمنے والا بنادے، اور جانچ کو پورا کر، اور ستھرے چلن کو نہ ادھورا کر، اور اچھا سہارا دے، اور اس کے بدلے اجر بے شمار دے۔ الٰہی! اپنی نعمت کی شکر گذاری کی مجھے توفیق عطا فرما اور اپنے فضل وکرم واحسان کا مجھے احسان مند بنادے، اور مجھے ایسی بات دے کہ لوگوں میں سنی جائے، اور ایسا کردار دے کہ جو تیری طرف بلندی پائے، اور نیکیوں میں میری پیروی کی جائے اور میرے دشمن کو ہلاکت کی سزا دی جائے۔ الٰہی! رات و دن کی ہر گھڑی اور ہر پل میں محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور مجھے بروں کی برائی سے بچا اور گناہوں کے میل کچیل سے چندن کی طرح مجھے صاف ستھرا بنا، اور آگ سے مجھے چھڑا، اور ٹھہراؤ کی جگہ میں مجھے بسا، اور میرے اور میرے ایمانی بھائیوں اور بہنوں کے سب گناہ عفو فرما، اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔

❁❁❁

زیارت ناحیہ کا منظوم ترجمہ

مرزا سلامت علی دبیرؔ اعلی اللہ مقامہٗ

(۱)

کیا شانِ روضۂ خلفِ بوتراب ہے
وہ عرش کا جواب ہے خود لاجواب ہے
ہفتاد حج کعبہ میں جتنا ثواب ہے
بس ایک وہ طوافِ ضریحِ جناب ہے
ہوتے ہیں سب گناہ مبدل ثواب سے
روزِ حساب پاک ہے زائر حساب سے

(۲)

وہ روضہ ہے وہ روضہ، کہ قدسی کا ہے ورود
وہ قبر ہے وہ قبر پڑھیں جس پہ سب درود
وہ خاک ہے وہ خاک کہ جس سے شفا ہو زود
مظلومیت بھی صاف ہے اس قبر سے نمود
اب تک وہاں کی خاک ہے اور روئے فاطمہؑ
جاروب ہے مزار کی گیسوئے فاطمہؑ

(۳)

ہے نقرئی ضریح میں فولاد کی ضریح
اور اس میں خواب کرتا ہے وہ وارث مسیح
پیدا ہے ہر ضریحِ مشبک سے یہ صریح
غربال تیروں سے تھا یونہی سیدِ ذبیح
اک بوسہ اس ضریحِ امام کبیر کا
کفارہ ہے گناہِ کبیر و صغیر کا

(۴)

ہر شمع روضہ دیکھ کے ہوتا ہے یہ گماں
زہراؑ کی آہِ گرم کے شعلے ہیں یہ عیاں
پروانگی ہے آنے کی پروانے کو کہاں
روحِ جناب فاطمہؑ پروانہ ہے وہاں
مرقد میں بھی حسینؑ کے روشن چراغ ہیں
سو وہ چراغ کیا ہیں عزیزوں کے داغ ہیں

(۵)

ہے مثل سطر جادۂ صحرائے کربلا
لکھا خطِ غبار سے ہے نسخۂ شفا
ہر زخم و ہر مرض کے لئے مرہم و دوا
نقشہ تمام روضے کا ہے نقشِ مدعا
روضہ ہے پاک حکمت رب العلا ہے وہ
خاک شفا ہے خاک تو دارالشفا ہے وہ